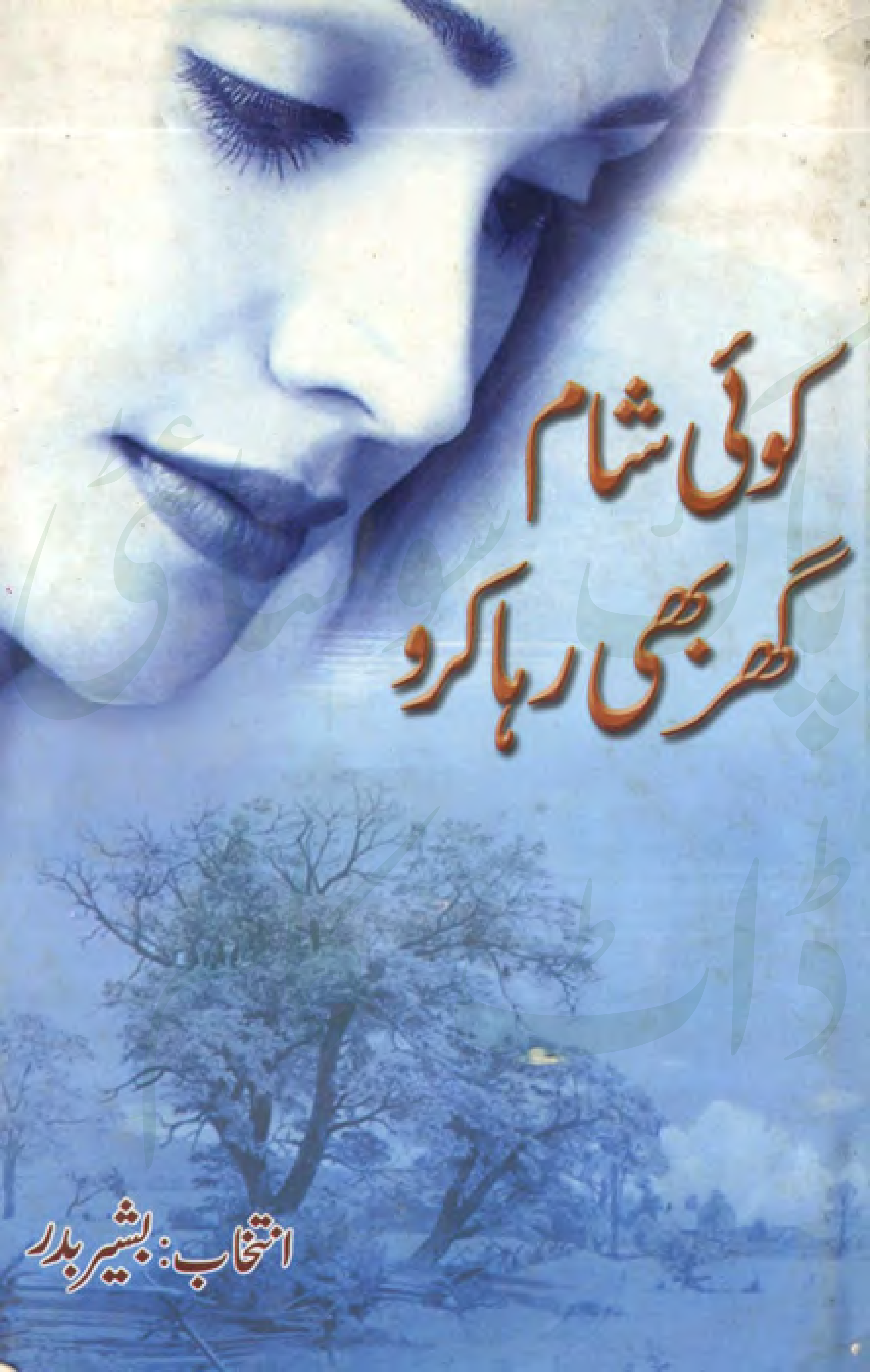
کوئی شام
گھر بھی رہا کرو
انتخاب: بشیر بدر

فہرست

آمد

یونہی بے سبب نہ پھرا کرو، کوئی شام گھر بھی رہا کرو 15
کوئی پھول دھوپ کی پتیوں میں ہرے ربن سے بندھا ہوا 17
آنکھوں میں رہا دل میں اتر کر نہیں دیکھا 19
چمک رہی ہے پروں میں اڑان کی خوشبو 21
ناریل کے درختوں کی پاگل ہوا کھل گئے بادباں لوٹ جا لوٹ جا 23
سنوار نوک پلک ابروؤں میں خم کر دے 25
اندھیرے راستوں میں یوں تری آنکھیں چمکتی ہیں 27
اداس آنکھوں سے آنسو نہیں نکلتے ہیں 29
ہونٹوں پہ محبت کے فسانے نہیں آتے 31
دوسروں کو ہماری سزائیں نہ دے 33
سر پہ سایہ سا دست دعا یاد ہے 35

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پتھر کے جگر والو، غم میں روانی ہے 37
مسکراتی ہوئی دھنک ہے وہی 39
دعا کرو کہ یہ پودا سدا ہرا ہی لگے 41
سو خلوص باتوں میں سب کرم خیالوں میں 43
وہ مہکتی پلکوں کی اوٹ سے کوئی تارا چمکا تھا رات میں 45
ابھی اس طرف نہ نگاہ کر میں غزل کی پلکیں سنوار لوں 47
کبھی یوں بھی آ مری آنکھوں میں کہ مری نظر کو خبر نہ ہو 49
سوئے کہاں تھے آنکھوں نے تکیے بھگوئے تھے 51
کہاں آنسوؤں کی یہ سوغات ہوگی 53
راہوں میں کون آیا گیا کچھ پتہ نہیں 55
وہ غزل والوں کا اسلوب سمجھتے ہوں گے 57
تم ابھی شہر میں کیا نئے آئے ہو 59
میکدہ، رات غم کا گھر نکلا 61
ہمارا دل سویرے کا سنہرا جام ہو جائے 63
بے وفا راستے بدلتے ہیں 65
اسے فن نہیں پر وہ فن کہو 67
خدا ہم کو ایسی خدائی نہ دے 69
شام کے پیڑ کی سرمئی شاخ پر پتیوں میں چھپا کوئی جگنو بھی ہے 71
مسافر کے رستے بدلتے رہے 73
سر راہ کچھ بھی کہا نہیں کبھی اس کے گھر میں گیا نہیں 75
یہ چراغ بے نظر ہے یہ ستارہ بے زباں ہے 77
اداسی کا یہ پتھر آنسوؤں سے نم نہیں ہوتا 79
اب کسے چاہیں کسے ڈھونڈا کریں 81
اداسی کے چہرے پڑھا مت کرو 83

آس ہوگی نہ آسرا ہوگا 85
بھیگی ہوئی آنکھوں کا یہ منظر نہ ملے گا 87
بڑے تاجروں کی ستائی ہوئی 89
میرا اس سے وعدہ تھا گھر رہنے کا 91
مجھ سے بچھڑ کے خوش رہتے ہو 93
شبنم کے آنسو پھول پر یہ تو وہی قصہ ہوا 95
چرواہا بھیڑوں کو لے کر گھر آیا رات ہوئی 97
اس کی چاہت کی چاندنی ہوگی 99
ساتھ چلتے جا رہے ہیں پاس آ سکتے نہیں 101
شعر میرے کہاں تھے کسی کے لیے 103
سیاہیوں کے بنے حرف حرف دھوتے ہیں 105
مرے دل کی راکھ کرید مت اسے مسکرا کے ہوا نہ دے 107
مسکراتی ہوئی دھنک ہے وہی 109
کبھی یوں ملیں کوئی مصلحت کوئی خوف دل میں ذرا نہ ہو 111

آسمان

سر سے پا تک وہ گلابوں کا شجر لگتا ہے 115
محبتوں میں دکھاوے کی دوستی نہ ملا 117
لوگ ٹوٹ جاتے ہیں ایک گھر بنانے میں 119
وہ انتظار کی چوکھٹ پہ سو گیا ہوگا 121
اگر یقیں نہیں آتا تو آزمائے مجھے 123
اپنی کھوئی ہوئی جنتیں پا گئے زیست کے راستے بھولتے بھولتے 125
سر جھکاؤ گے تو پتھر دیوتا ہو جائے گا 127

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

غزلوں کا ہنر اپنی آنکھوں کو سکھائیں گے 129
ادب کی حد میں ہوں میں بے ادب نہیں ہوتا 131
اڑتے بادل، بزرگوں کی شفقت بنے دھوپ میں لڑکیاں مسکراتی رہیں 133
سر درد، جیسے نیند کے سینے پہ سو گیا 135
نہ جی بھر کے دیکھا نہ کچھ بات کی 137
کوئی ہاتھ نہیں خالی ہے 139
اب ہوئی داستاں رقم بابا 141
لہروں میں ڈوبتے رہے دریا نہیں ملا 143
پھول برسے کہیں شبنم کہیں گوہر برسے 145
اگر تلاش کروں کوئی مل ہی جائے گا 147
کہیں چاند راہوں میں کھو گیا کہیں چاندنی بھی بھٹک گئی 149
اب تیرے میرے بیچ ذرا فاصلہ بھی ہو 151

امیج

ہماری شہرتوں کی موت بے نام و نشاں ہو گی 155
یہ چاندنی بھی جن کو چھوتے ہوئے ڈرتی ہے 157
وقت رخصت کہیں تارے، کہیں جگنو آئے 159
پھول سا کچھ کلام اور سہی 161
جو ادھر سے جا رہا ہے وہی مجھ پہ مہرباں ہے 163
ہوا میں ڈھونڈ رہی ہے کوئی صدا مجھ کو 165
جب تک نگار دشت کا سینہ دکھا نہ تھا 167
اب ہے ٹوٹا سا دل خود سے بیزار سا 169

آہٹ

سن لی جو خدا نے وہ دعا تم تو نہیں ہو 173
ہر جنم میں اس کی چاہت تھے 175
ٹوٹے ہوئے ستار کے سب تار کس گئے 177
میں تو ایک کاغذی پھول تھا سر شام خوشبو سے بھر گیا 179
بڑی آگ ہے بڑی آنچ ہے تیرے میکدے کے گلاب میں 181
تو مجھ سے تیز چلے گا تو راستہ دوں گا 183
گاؤں مٹ جائیں گے شہر جل جائے گا 185
فرصت کہاں خطوط پڑھوں آج پیار سے 187
اب مجھے مے نہیں، میکدہ چاہیے 189
فلک سے چاند ستاروں سے جام لینا ہے 191

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

یونہی بے سبب نہ پھرا کرو، کوئی شام گھر میں رہا کرو
وہ غزل کی سچی کتاب ہے اسے چپکے چپکے پڑھا کرو

کوئی ہاتھ بھی نہ ملائے گا جو گلے ملو گے تپاک سے
یہ نئے مزاج کا شہر ہے ذرا فاصلے سے ملا کرو

ابھی راہ میں کئی موڑ ہیں کوئی آئے گا کوئی جائے گا
تمہیں جس نے دل سے بھلا دیا اُسے بھولنے کی دعا کرو

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

مجھے اشتہار سی لگتی ہیں یہ محبتوں کی کہانیاں
جو کہا نہیں وہ سُنا کرو، جو سُنا نہیں وہ کہا کرو

کبھی حسنِ پردہ نشیں بھی ہو ذرا عاشقانہ لباس میں
جو میں بن سنور کے کہیں چلوں مرے ساتھ تم بھی چلا کرو

نہیں بے حجاب وہ چاند سا کہ نظر کا کوئی اثر نہ ہو
اُسے اتنی گرمیِ شوق سے بڑی دیر تک نہ تکا کرو

یہ خزاں کی زرد سی شال میں جو اُداس پیڑ کے پاس ہے
یہ تمہارے گھر کی بہار ہے اُسے آنسوؤں سے ہرا کرو

کوئی پھول دُھوپ کی پتیوں میں ہرے ربن سے بندھا ہوا
وہ غزل کا لہجہ نیا نیا نہ کہا ہوا نہ سُنا ہوا

جسے لے گئی ہے ابھی ہوا وہ ورق تھا دل کی کتاب کا
کہیں آنسوؤں سے مٹا ہوا کہیں آنسوؤں سے لکھا ہوا

کئی میل ریت کو کاٹ کر کوئی موج پھول کھلا گئی
کوئی پیڑ پیاس سے مر رہا ہے ندی کے پاس کھڑا ہوا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

آنکھوں میں رہا دل میں اتر کر نہیں دیکھا
کشتی کے مسافر نے سمندر نہیں دیکھا

بے وقت اگر جاؤں گا سب چونک پڑیں گے
اک عمر ہوئی دن میں کبھی گھر نہیں دیکھا

جس دن سے چلا ہوں مری منزل پہ نظر ہے
آنکھوں نے کبھی میل کا پتھر نہیں دیکھا

وہی خط کہ جس پہ جگہ جگہ دو مہکتے ہونٹوں کے چاند تھے
کسی بھولے بسرے سے طاق پر تہ گرد ہوگا دبا ہوا

مجھے حادثوں نے سجا سجا کے بہت حسین بنا دیا
مرا دل بھی جیسے دلہن کا ہاتھ ہو مہندیوں سے رچا ہوا

وہی شہر ہے وہی راستے وہی گھر ہے اور وہی لان بھی
مگر اس دریچے سے پوچھنا وہ درخت انار کا کیا ہوا

مرے ساتھ جگنو ہے ہمسفر، مگر اس شرر کی بساط کیا
یہ چراغ کوئی چراغ ہے نہ جلا ہوا نہ بجھا ہوا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

یہ پھول مجھے کوئی وراثت میں ملے ہیں
تم نے مرا کانٹوں بھرا بستر نہیں دیکھا

پتھر مجھے کہتا ہے مرا چاہنے والا
میں موم ہوں اُس نے مجھے چھو کر نہیں دیکھا

چمک رہی ہے پروں میں اُڑان کی خوشبو
بلا رہی ہے بہت آسمان کی خوشبو

بھٹک رہی ہے پرانی دلائیاں اوڑھے
حویلیوں میں مرے خاندان کی خوشبو

سُنا کے کوئی کہانی ہمیں سُلاتی تھی
دعاؤں جیسی بڑے پاندان کی خوشبو

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

دبا تھا پھول کوئی میز پوش کے نیچے
گرج رہی تھی بہت پیچوان کی خوشبو

عجیب وقار تھا سوکھے سنہرے بالوں میں
اداسیوں کی چمک، زرد لان کی خوشبو

وہ عطر دان سا لہجہ مرے بزرگوں کا
رچی بسی ہوئی اردو زبان کی خوشبو

خدا کا شکر ہے میرے جوان بیٹے کے
بدن سے آنے لگی زعفران کی خوشبو

عمارتوں کی بلندی پہ کوئی موسم کیا
کہاں سے آ گئی کچے مکان کی خوشبو

گلوں پہ لکھتی ہوئی لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ
پہاڑیوں سے اترتی اذان کی خوشبو

○

ناریل کے درختوں کی پاگل ہوا کھل گئے بادباں لوٹ جا لوٹ جا
سانولی سرزمیں پر میں اگلے برس پھول کھلنے سے پہلے ہی آ جاؤں گا

گرم کپڑوں کا صندوق مت کھولنا ورنہ یادوں کی کافور جیسی مہک
خون میں آگ بن کر اتر جائے گی صبح تک یہ مکاں خاک ہو جائے گا

لان میں ایک بھی بیل ایسی نہیں جو دیہاتی پرندے کے پر باندھ لے
جنگلی آم کی جان لیوا مہک جب بلائے گی واپس چلا جائے گا

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

میرے بچپن کے مندر کی وہ مورتی دُھوپ کے آسماں پہ کھڑی تھی مگر
ایک دن جب مراقد مکمل ہوا اس کا سارا بدن برف میں دھنس گیا

ان گنت کالے کالے پرندوں کے پر ٹوٹ کر زرد بانی کو ڈھکنے لگے
نا ختہ دُھوپ کے پُل پہ بیٹھی رہی رات کا ہات چُپ چاپ بڑھتا گیا

○

سنوار نوک پلک ابروؤں میں خم کر دے
گرے پڑے ہوئے لفظوں کو محترم کر دے

غرور اُس پہ بہت سجتا ہے مگر کہہ دو
اسی میں اس کا بھلا ہے غرور کم کر دے

یہاں لباس کی قیمت ہے آدمی کی نہیں
مجھے گلاس بڑے دے شراب کم کر دے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

چمکنے والی ہے تحریر میری قسمت کی
کوئی چراغ کی لو کو ذرا سا کم کر دے

کسی نے چوم کے آنکھوں کو یہ دعا دی تھی
زمین تیری خدا موتیوں سے نم کر دے

اندھیرے راستوں میں یوں تری آنکھیں چمکتی ہیں
خدا کی برکتیں جیسے پہاڑوں پر اترتی ہیں

محبت کرنے والے جب کبھی آنسو بہاتے ہیں
دلوں کے آئینے دھوتی ہوئی پلکیں سنورتی ہیں

دھواں سی بدلیوں کو دیکھ کر اکثر وہ کہتی تھی
ہمیشہ چاندنی میں بے وفا روحیں بھٹکتی ہیں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہماری زندگی میں پھول بن کر کوئی آیا تھا
اسی کی یاد میں اب تک یہ تحریریں مہکتی ہیں

مجھے لگتا ہے دل کھنچ کر چلا آتا ہے ہاتھوں پر
تجھے لکھوں تو میری انگلیاں ایسی دھڑکتی ہیں

اُداس آنکھوں سے آنسو نہیں نکلتے ہیں
یہ موتیوں کی طرح سیپیوں میں پلتے ہیں

گھنے دھوئیں میں فرشتے بھی آنکھ ملتے ہیں
تمام رات کھجوروں کے پیڑ جلتے ہیں

میں شاہ راہ نہیں راستے کا پتھر ہوں
یہاں سوار بھی پیدل اُتر کے چلتے ہیں

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

انہیں کبھی نہ بتانا میں اُن کی آنکھوں میں
وہ لوگ پھُول سمجھ کر مجھے مسلتے ہیں

کئی ستاروں کو میں جانتا ہوں بچپن سے
کہیں بھی جاؤں مرے ساتھ چلتے ہیں

یہ ایک پیڑ ہے آ اس سے مل کے رو لیں ہم
یہاں سے تیرے مرے راستے بدلتے ہیں

ہونٹوں پہ محبت کے فسانے نہیں آتے
ساحل پہ سمندر کے خزانے نہیں آتے

پلکیں بھی چمک اُٹھتی ہیں سونے میں ہماری
آنکھوں کو ابھی خواب چھپانے نہیں آتے

دل اُجڑی ہوئی ایک سرائے کی طرح ہے
اب لوگ یہاں رات جگانے نہیں آتے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

یاد و نئے موسم نے یہ احسان کئے ہیں
اب یاد مجھے درد پرانے نہیں آتے

اڑنے دو پرندوں کو ابھی شوخ ہوا میں
پھر لوٹ کے بچپن کے زمانے نہیں آتے

اس شہر کے بادل تری زلفوں کی طرح ہیں
یہ آگ لگاتے ہیں بجھانے نہیں آتے

احباب بھی غیروں کی ادا سیکھ گئے ہیں
آتے ہیں مگر دل کو دُکھانے نہیں آتے

○

دوسروں کو ہماری سزائیں نہ دے
چاندنی رات کو بد دعائیں نہ دے

پھول سے عاشقی کا ہنر سیکھ لے
تتلیاں خود رکیں گی صدائیں نہ دے

سب گناہوں کا اقرار کرنے لگیں
اس قدر خوب صورت سزائیں نہ دے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

میں درختوں کی صف کا بھکاری نہیں
بے وفا موسموں کی قبائیں نہ دے

موتیوں کو چھپا سیپیوں کی طرح
بے وفاؤں کو اپنی وفائیں نہ دے

میں بکھر جاؤں گا آنسوؤں کی طرح
اس قدر پیار سے بد دعائیں نہ دے

سر پہ سایہ سا دستِ دُعا یاد ہے
اپنے آنگن میں اک پیڑ تھا، یاد ہے

جس میں اپنی پرندوں سے تشبیہ تھی
تم کو اسکول کی وہ دعا یاد ہے

ایسا لگتا ہے ہر امتحاں کے لئے
زندگی کو ہمارا پتہ یاد ہے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

میکدے میں اذاں سُن کے رویا بہت
اس شرابی کو دل سے خدا یاد ہے

ہیں پُرانی حویلی کا پردہ مجھے
کچھ کہا یاد ہے، کچھ سُنا یاد ہے

پتھر کے جگر والو، غم میں وہ روانی ہے
خود راہ بنا لے گا، بہتا ہوا پانی ہے

پھولوں میں غزل رکھنا یہ رات کی رانی ہے
اس میں تری زلفوں کی بے ربط کہانی ہے

اِک ذہن پریشاں میں وہ پھُول سا چہرہ ہے
پتھر کی حفاظت میں شیشے کی جوانی ہے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کیوں چاندنی راتوں میں دریا پہ نہاتے ہو
سوئے ہوئے پانی میں کیا آگ لگانی ہے

اس حوصلۂ دل پر ہم نے بھی کفن پہنا
ہنس کر کوئی پوچھے گا کیا جان گنوائی ہے

رونے کا اثر دل پر رہ رہ کے بدلتا ہے
آنسو کبھی شیشہ ہے آنسو کبھی پانی ہے

یہ شبنمی لہجہ ہے، آہستہ غزل پڑھنا
تتلی کی کہانی ہے، پھولوں کی زبانی ہے

مسکراتی ہوئی دھنک ہے وہی
اس بدن میں چمک دمک ہے وہی

پھول کمھلا گئے اُجالوں کے
سانولی شام میں نمک ہے وہی

اب بھی چہرہ چراغ لگتا ہے
بُجھ گیا ہے مگر چمک ہے وہی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

وہ سراپا دیئے کی لو جیسا
میں ہوا ہوں ادھر لپک ہے وہی

کوئی شیشہ ضرور ٹوٹا ہے
گنگناتی ہوئی کھنک ہے وہی

پیار کس کا ملا ہے مٹی میں
اِس چنبیلی تلے مہک ہے وہی

دعا کرو کہ یہ پودا سدا ہرا ہی لگے
اداسیوں میں بھی چہرہ کھلا کھلا ہی لگے

عجیب شخص ہے ناراض ہو کے ہنستا ہے
میں چاہتا ہوں خفا ہو تو وہ خفا ہی لگے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

وہ زعفرانی پلوور اسی کا حصہ ہے
کوئی جو دوسرا پہنے تو دوسرا ہی لگے

نہیں ہے میرے مقدر میں روشنی نہ سہی
یہ کھڑکی کھولو ذرا صبح کی ہوا ہی لگے

سو خلوص باتوں میں سب کرم خیالوں میں
بس ذرا وفا کم ہے تیرے شہر والوں میں

پہلی بار نظروں نے چاند بولتے دیکھا
ہم جواب کیا دیتے کھو گئے سوالوں میں

رات تیری یادوں نے دل کو اس طرح چھیڑا
جیسے کوئی چٹکی لے نرم نرم گالوں میں

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

یُوں کسی کی آنکھوں میں صبح تک ابھی تھے ہم
جس طرح رہے شبنم پھُول کے پیالوں میں

میری آنکھ کے تارے اب نہ دیکھ پاؤگے
رات کے مسافر تھے کھو گئے اُجالوں میں

وہ مہکتی پلکوں کی اوٹ سے کوئی تارا چمکا تھا رات میں
مری بند مٹھی نہ کھولئے وہی کوہِ نور ہے ہات میں

میں تمام تارے اٹھا اٹھا کے غریب لوگوں میں بانٹ دوں
کبھی ایک رات وہ آسمان کا نظام دیں مرے ہات میں

ابھی شام تک مرے باغ میں کہیں کوئی پھول کھِلا نہ تھا
مجھے خوشبوؤں میں بسا گیا ترا پیار ایک ہی رات میں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ترے ساتھ لتنے بہت سے دن تو پلک جھپکتے گذر گئے
ہوئی شام کھیل ہی کھیل میں گئی رات بات ہی بات میں

کوئی عشق ہے کہ اکیلا ریت کی شال اوڑھ کے چل دیا
کبھی بال بچوں کے ساتھ آ، یہ پڑاؤ لگتا ہے رات میں

کبھی سات رنگوں کا پھول ہوں کبھی دھوپ ہوں کبھی دھول ہوں
میں تمام کپڑے بدل چکا ترے موسموں کی برات میں

ابھی اس طرف نہ نگاہ کر میں غزل کی پلکیں سنوار لوں
مرا لفظ لفظ ہو آئینہ تجھے آئینے میں اتار لوں

میں تمام دن کا تھکا ہوا تو تمام شب کا جگا ہوا
ذرا ٹھہر جا اسی موڑ پر تیرے ساتھ شام گذار لوں

اگر آسماں کی نمائشوں میں مجھے بھی اذن قیام ہو
تو میں موتیوں کی دکان سے تری بالیاں ترے ہار لوں

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کہیں اور بانٹ دے شہر میں کہیں اور بخش دے عزتیں
میرے پاس ہے مرا آئینہ میں کبھی نہ گرد و غبار لوں

کئی اجنبی تری راہ میں مرے پاس سے یوں گزر گئے
جنہیں دیکھ کر یہ تڑپ ہوئی ترا نام لے کے پکار لوں

کبھی یوں بھی آ مری آنکھ میں کہ مری نظر کو خبر نہ ہو
مجھے ایک رات نواز دے مگر اس کے بعد سحر نہ ہو

وہ بڑا رحیم و کریم ہے مجھے یہ صفت بھی عطا کرے
تجھے بھولنے کی دعا کروں تو مری دعا میں اثر نہ ہو

مرے بازوؤں میں تھکی تھکی ابھی محوِ خواب ہے چاندنی
نہ اٹھے ستاروں کی پالکی ابھی آہٹوں کا گزر نہ ہو

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

یہ غزل کہ جیسے ہرن کی آنکھ میں پچھلی رات کی چاندنی
نہ بجھے خرابے کی روشنی کبھی بے چراغ یہ گھر نہ ہو

کبھی دن کی دھوپ میں جھوم کے کبھی شب کے پھول کو چوم کے
یوں ہی ساتھ ساتھ چلیں سدا کبھی ختم اپنا سفر نہ ہو

○

سوئے کہاں تھے آنکھوں نے تکیئے بھگوئے تھے
ہم بھی کبھی کسی کے لئے خوب روئے تھے

انگنائی میں کھڑے ہوئے بیری کے پیڑ سے
وہ لوگ چلتے وقت گلے مل کے روئے تھے

ہر سال زرد پھولوں کا اک قافلہ رکا
اس نے جہاں پہ دھول اٹے پاؤں دھوئے تھے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اس حادثے سے میرا تعلق نہیں کوئی
میلے میں ایک سال کئی بچے کھوئے تھے

آنکھوں کی کشتیوں میں سفر کر رہے ہیں وہ
جن دوستوں نے دل کے سفینے ڈبوئے تھے

کل رات میں تنہا میرے علاوہ کوئی نہ تھا
شیطان مر گیا تھا فرشتے بھی سوئے تھے

اس کی آنکھوں کا ساون برسنے لگا
بادلوں میں پرندہ گھرا دیکھ کر

شام گہری ہوئی اور گھر دُور ہے
پھول سو جائیں گے راستہ دیکھ کر

پھول سی انگلیاں کنگھیاں بن گئیں
اُلجھے بالوں سے ماتھا ڈھکا دیکھ کر

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پریشاں ہو تم بھی، پریشان ہوں میں بھی
چلو میکدے میں وہیں بات ہوگی

چراغوں کی لو سے ستاروں کی ضو تک
تمہیں میں ملوں گا جہاں رات ہوگی

جہاں وادیوں میں نئے پھول آئے
ہماری تمہاری ملاقات ہوگی

صداؤں کو الفاظ ملنے نہ پائیں
نہ بادل گھریں گے نہ برسات ہوگی

مسافر ہیں ہم بھی، مسافر ہو تم بھی
کسی موڑ پر پھر ملاقات ہوگی

راہوں میں کون آیا گیا کچھ پتہ نہیں
اس کو تلاش کرتے رہے جو ملا نہیں

بے آس کھڑکیاں ہیں ستارے اُداس ہیں
آنکھوں میں آج نیند کا کوسوں پتہ نہیں

میں چپ رہا تو اور غلط فہمیاں بڑھیں
وہ بھی سُنا ہے اس نے جو میں نے کہا نہیں

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

دل میں اسی طرح سے ہے بچپن کی ایک یاد
شاید ابھی کلی کو ہوا نے چھوا نہیں

چہرے پہ آنسوؤں نے لکھی ہیں کہانیاں
آئینہ دیکھنے کا مجھے حوصلہ نہیں

وہ غزل والوں کا اسلوب سمجھتے ہوں گے
چاند کہتے ہیں کسے خوب سمجھتے ہوں گے

اتنی ملتی ہے مری غزلوں سے صورت تیری
لوگ تجھ کو مرا محبوب سمجھتے ہوں گے

میں سمجھتا تھا محبت کی زباں خوشبو ہے
پھول سے لوگ اسے خوب سمجھتے ہوں گے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

دیکھ کر پھول کے اوراق پہ شبنم کچھ لوگ
ترا اشکوں بھرا مکتوب سمجھتے ہوں گے

بھول کر اپنا زمانہ، یہ زمانے والے
آج کے پیار کو معیوب سمجھتے ہوں گے

○

تم ابھی شہر میں کیا نئے آئے ہو
رک گئے راہ میں حادثہ دیکھ کر

تم جنہیں پھول سمجھے ہو آنکھیں نہ ہوں
پاؤں رکھنا زمین پر ذرا دیکھ کر

پھر دیئے رکھ گیئں تری پرچھائیاں
آج دروازہ دل کا کھلا دیکھ کر

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

○

کہاں آنسوؤں کی یہ سوغات ہوگی
نئے لوگ ہوں گے نئی بات ہوگی

میں ہر حال میں مُسکراتا رہوں گا
تمہاری محبت اگر ساتھ ہوگی

چراغوں کو آنکھوں میں محفوظ رکھنا
بڑی دور تک رات ہی رات ہوگی

○

میکدہ ، رات غم کا گھر نکلا
دل ، حویلی تلے کھنڈر نکلا

میں اسے ڈھونڈتا تھا آنکھوں میں
پھول بن کر وہ شاخ پر نکلا

کس کے سائے میں سر چھپاؤ گے
وہ شجر ، دھوپ کا شجر نکلا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اس کا آنچل بھی کوئی بادل تھا
وہ ہواؤں کا ہمسفر نکلا

کوئی کاغذ نہ تھا لفافے میں
صرف تتلی کا ایک پر نکلا

جب سے جانا کہ وہ بہادر ہیں
دل سے کچھ دشمنوں کا ڈر نکلا

زندگی اک فقیر کی چادر
جب ڈھکے پاؤں ہم نے سر نکلا

ہمارا دل سویرے کا سنہرا جام ہو جائے
چراغوں کی طرح آنکھیں جلیں جب شام ہو جائے

کبھی تو آسماں سے چاند اترے جام ہو جائے
تمہارے نام کی اک خوب صورت شام ہو جائے

عجب حالات تھے یوں دل کا سودا ہو گیا آخر
محبت کی حویلی جس طرح نیلام ہو جائے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

سمندر کے سفر میں اس طرح آواز دے ہم کو
ہوائیں تیز ہوں اور کشتیوں میں شام ہو جائے

مجھے معلوم ہے اس کا ٹھکانہ پھر کہاں ہو گا
پرندہ آسماں چھونے میں جب ناکام ہو جائے

اُجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے

بے وفا راستے بدلتے ہیں
ہم سفر ساتھ ساتھ چلتے ہیں

کس کے آنسو چھپے ہیں پھولوں میں
چومتا ہوں تو ہونٹ جلتے ہیں

اس کی آنکھوں کو غور سے دیکھو
مندر دل میں چراغ جلتے ہیں

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

دل میں رہ کر نظر نہیں آتے
ایسے کانٹے کہاں نکلتے ہیں

اِک دیوار وہ بھی شیشے کی
دو بدن پاس پاس جلتے ہیں

وہ ستارے مرے ستارے ہیں
جو بھری دھوپ میں نکلتے ہیں

کانچ کے، موتیوں کے، آنسو کے
سب کھلونے غزل میں ڈھلتے ہیں

اسے فن نہیں پردۂ فن کہو
غزل کو چراغوں کی چلمن کہو

انہیں میں سنورتے رہو عمر بھر
سدا میری آنکھوں کو درپن کہو!

وہ جب چاہے سرسبز کر دے مجھے
مرے واسطے اس کو ساون کہو

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

قدم چاند سے میرے دل پر رکھو
اسے بھی کبھی گھر کا آنگن کہو

جواں ہو کے مل جائیں گے خاک میں
گلوں کو شہیدوں کا بچپن کہو

کئی باغ ہیں اس زمیں کے تلے
مرے دل کو یادوں کا مدفن کہو

ستاروں کے دھبتے کھلا آسماں
اسے بھی شرابی کا دامن کہو

خدا ہم کو ایسی خدائی نہ دے
کہ اپنے سوا کچھ دکھائی نہ دے

خطاوار سمجھے گی دنیا تجھے
اب اتنی زیادہ صفائی نہ دے

ہنسو آج اتنا کہ اس شور میں
صدا سسکیوں کی سنائی نہ دے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

غلامی کی برکت سمجھنے لگیں
اسیروں کو ایسی رہائی نہ دے

خدا ایسے احساس کا نام ہے
رہے سامنے اور دکھائی نہ دے

شام کے پیڑ کی سرمئی شاخ پر پتیوں میں چھپا کوئی جگنو بھی ہے
ساحلوں پر پڑی سیپیوں میں کہیں جھلملاتا ہوا ایک آنسو بھی ہے

آندھیاں راکھ کے ڈھیر لپٹتی گئیں، چمکیں چنگاریاں کونپلوں کی طرح
ان دنوں زندگی پھر ہمارے لئے صبح عارض بھی ہے شام گیسو بھی ہے

اس پہاڑی علاقے میں اک گاؤں کے موڑ پر آتی جاتی بسوں کے لئے
دو درختوں کی مشفق گھنی چھاؤں میں گرم چائے کی مانوس خوشبو بھی ہے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ان نہاتے پرندوں کے ہمراہ اب میں بھی آکاش سر پر اٹھا لاؤں گا
ندیوں میں نہا کر تھکن دھل گئی کچھ درختوں کی باہوں کا جادو بھی ہے

میرے دشمن میری جستجو میں ابھی اس کمیں گاہ کو آگ دکھلائیں گے
اب یہ بہتر ہے میں خود ہی آگے بڑھوں جھاڑیوں میں یہاں ایک آہو ہے

مسافر کے رستے بدلتے رہے
مقدّر میں چلنا تھا چلتے رہے

مرے راستوں میں اُجالا رہا
دیئے اس کی آنکھوں میں جلتے رہے

کوئی پھول سا ہاتھ کاندھے پہ تھا
مرے پاؤں شعلوں پہ جلتے رہے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

سُنا ہے انہیں بھی ہوا لگ گئی
ہواؤں کے جو رُخ بدلتے رہے

وہ کیا تھا جسے ہم نے ٹھکرا دیا
مگر عمر بھر ہاتھ ملتے رہے

محبت، عداوت، وفا، بے رُخی
کرائے کے گھر تھے بدلتے رہے

پلٹ کر چراغوں سے وہ سو گئے
جو پھُولوں پہ کروٹ بدلتے رہے

سرِ راہ کچھ بھی کہا نہیں کبھی اُس کے گھر میں گیا نہیں
میں جنم جنم سے اسی کا ہوں اسے آج تک یہ پتہ نہیں

اُسے پاک نظروں سے چُومنا بھی عبادتوں میں شمار ہے
کوئی پھُول لاکھ قریب ہو کبھی میں نے اس کو چھُوا نہیں

یہ خدا کی دین عجیب ہے کہ اسی کا نام نصیب ہے
جسے تو نے چاہا وہ مِل گیا جسے میں نے چاہا ملا نہیں

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اسی شہر میں کئی سال سے مرے کچھ قریبی عزیز ہیں
انہیں میری کوئی خبر نہیں مجھے ان کا کوئی پتہ نہیں

یہ چراغ بے نظر ہے یہ ستارہ بے زباں ہے
ابھی تجھ سے مِلتا جُلتا کوئی دوسرا کہاں ہے

وہی شخص جس پہ اپنے دل و جاں نثار کر دوں
وہ اگر خفا نہیں ہے تو ضرور بد گُماں ہے

کبھی پا کے تُجھ کو کھونا، کبھی کھو کے تُجھ کو پانا
یہ جَنم جَنم کا رشتہ ترے میرے دَرمیاں نہیں ہے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

مرے ساتھ چلنے والے تجھے کیا مِلا سفر میں
وہی دُکھ بھری زمیں ہے وہی غم کا آسماں ہے

میں اِسی گماں میں برسوں بڑا مطمئن رہا ہُوں
ترا جسم بے تغیّر، مرا پیار جاوداں ہے

اِنہیں راستوں نے جن پر کبھی تم تھے ساتھ میرے
مجھے روک روک پوچھا ترا ہمسفر کہاں ہے

اُداسی کا یہ پتھر آنسوؤں سے نم نہیں ہوتا
ہزاروں جگنوؤں سے بھی اندھیرا کم نہیں ہوتا

کبھی برسات میں شاداب بیلیں سوکھ جاتی ہیں
ہرے پیڑوں کے گرنے سے کوئی موسم نہیں ہوتا

بہت سے لوگ دل کو اس طرح محفوظ رکھتے ہیں
کوئی بارش ہو یہ کاغذ ذرا بھی نم نہیں ہوتا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بچھڑتے وقت کوئی بدگمانی دل میں آجاتی
اسے بھی غم نہیں ہوتا، مجھے بھی غم نہیں ہوتا

یہ آنسو ہیں، انہیں پھولوں میں شبنم کی طرح رکھنا
غزل احساس ہے احساس کا ماتم نہیں ہوتا

اب کسے چاہیں کسے ڈھونڈھا کریں
وہ بھی آخر مل گیا اب کیا کریں

ہلکی ہلکی بارشیں ہوتی رہیں
ہم بھی پھولوں کی طرح بھیگا کریں

آنکھ موندے اس گلابی دھوپ میں
دیر تک بیٹھے اسے سوچا کریں

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

دِل محبت دین دُنیا شاعری
ہر دریچے سے تجھے دیکھا کریں

گھر نیا کپڑے نئے برتن نئے
ان پرانے کاغذوں کا کیا کریں

اُداسی کے چہرے پڑھا مت کرو
غزل آنسوؤں سے لکھا مت کرو

بہر حال یہ آگ ہی آگ ہیں
چراغوں کو ایسے چھوا مت کرو

دُعا، آنسوؤں ہیں کھِلا پھول ہے
کسی کے لئے بد دعا مت کرو

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تمہیں لوگ کہنے لگیں بے وفا
زمانے سے اتنی وفا مت کرو

اگر واقعی تم پریشان ہو
کسی اور سے تذکرہ مت کرو

خدا کے لئے چاندنی رات میں
اکیلے اکیلے پھرا مت کرو

آس ہوگی نہ آسرا ہوگا
آنے والے دنوں میں کیا ہوگا

میں تجھے بھول جاؤں گا اِک دن
وقت سب کچھ بدل چکا ہوگا

نام ہم نے لکھا تھا آنکھوں میں
آنسوؤں نے مٹا دیا ہوگا

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کتنا دشوار تھا سفر اس کا
وہ سرِ شام سو گیا ہوگا

پت جھڑوں کی کہانیاں پڑھنا
سارا منظر کتاب سا ہوگا

آسماں بھر گیا پرندوں سے
پیڑ کوئی ہرا گرا ہوگا

○

بھیگی ہوئی آنکھوں کا یہ منظر نہ ملے گا
گھر چھوڑ کے مت جاؤ کہیں گھر نہ ملے گا

پھر یاد بہت آئے گی زلفوں کی گھنی شام
جب دھوپ میں سایہ کوئی سر پر نہ ملے گا

آنسو کو کبھی اوس کا قطرہ نہ سمجھنا
ایسا تمہیں چاہت کا سمندر نہ ملے گا

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اس خواب کے ماحول میں بے خواب ہیں آنکھیں
جب نیند بہت آئے گی بستر نہ ملے گا

یہ سوچ لو اب آخری سایہ ہے محبت
اس در سے اُٹھو گے تو کوئی در نہ ملے گا

بڑے تاجروں کی ستائی ہوئی
یہ دُنیا دُلہن ہے جلائی ہوئی

بھری دوپہر کا کھِلا پھُول ہے
پسینے میں لڑکی نہائی ہوئی

کرن پھُول کی پتیوں میں دبی
ہنسی اس کے ہونٹوں پہ آئی ہوئی

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

وہ چہرہ کتابی رہا سامنے
بڑی خوب صورت پڑھائی ہوئی

خوشی ہم غریبوں کی کیا ہے میاں
مزاروں پہ چادر چڑھائی ہوئی

اُداسی بچھی ہے بڑی دُور تک
بہاروں کی بیٹی پرائی ہوئی

میرا اس سے وعدہ تھا گھر رہنے کا
اپنی چھت کے نیچے دکھ سکھ سہنے کا

بارش بارش کچّی قبر کا گھُلنا ہے
جان لیوا احساس اکیلے رہنے کا

اب کے آنسو آنکھوں سے دل میں اُترے
رُخ بدلا دریا نے کیا بہنے کا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہجر وصال کے سارے قصے جھوٹے ہیں
حق ملتا ہے کس کو اپنا کہنے کا

جگ مگ جگمگ ہیرے جیسی آنکھوں میں
ایک عجیب غبار حویلی ڈھنے کا

مجھ سے بچھڑ کے خوش رہتے ہو
میری طرح تم بھی جھوٹے ہو

اک دیوار پہ چاند ٹکا تھا
میں یہ سمجھا تم بیٹھے ہو

اُجلے اُجلے پھول کھِلے تھے
بالکل جیسے تم ہنستے ہو

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

مجھے شام بتا دیتی ہے
تم کیسے کپڑے پہنے ہو

دل کا حال پڑھا چہرے سے
ساحل سے لہریں گنتے ہو

تم تنہا دُنیا سے لڑو گے
بچوں سی باتیں کرتے ہو

○

شبنم کے آنسو پھول پر یہ تو وہی قصہ ہوا
آنکھیں مری بھیگی ہوئی چہرہ ترا اترا ہوا

اب ان دنوں میری غزل خوشبو کی اِک تصویر ہے
ہر لفظ غنچے کی طرح کھل کر ترا چہرہ ہوا

شاید اسے بھی لے گئے اچھے دنوں کے قافلے
اس باغ میں اک پھول تھا تیری طرح ہنستا ہوا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہر چیز ہے بازار میں اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے
عزت گئی شہرت ملی رسوا ہوئے چرچا ہوا

مندر گئے مسجد گئے پیروں فقیروں سے ملے
اک اس کو پانے کے لئے کیا کیا کیا ، کیا کیا ہوا

انمول موتی پیار کے دنیا چرا کر لے گئی
دل کی حویلی کا کوئی دروازہ تھا ٹوٹا ہوا

برسات میں دیوار و در کی ساری تحریریں مٹیں
دھویا بہت مٹتا نہیں تقدیر کا لکھا ہوا

چرواہا بھیڑوں کو لے کر گھر آیا رات ہوئی
تو پنچھی ، دل تیرا پنجرہ ، پنجرے میں جا رات ہوئی

کوئی ہمیں ہاتھوں پہ اُٹھا کر بستر میں رکھ دیتا ہے
دُنیا والے یہ کہتے ہیں سُورج ڈوبا رات ہوئی

شہر مکاں. دکانوں والے سب پردے کرنوں نے لپیٹے
ختم ہوا سب کھیل تماشہ جا اب گھر جا رات ہوئی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

سُرخ سنہرا صافہ باندھے شہزادہ گھوڑے سے اُترا
کالے غار سے کمبل اوڑھے جوگی نکلا رات ہوئی

شام کے سائے زنداں کی دیواریں اونچی کرنے لگے
پھول سا دِل لوہے کے پنجے میں پھر آیا رات ہوئی

کس کی خاطر دُھوپ کے گجرے ان شاخوں نے پہنے تھے
جنگل جنگل روئے میرا کوئی نہ آیا ، رات ہوئی

اس کی چاہت کی چاندنی ہوگی
خوب صورت سی زندگی ہوگی

اِک لڑکی بہت سے پھول لئے
دل کی دہلیز پہ کھڑی ہوگی

چاہے جتنے چراغ گُل کردو
اُس گھر میں تو روشنی ہوگی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

نیند ترسے گی میری آنکھوں کو
جب بھی خوابوں سے دوستی ہوگی

ہم بہت دُور تھے مگر تم نے
دل کی آواز تو سُنی ہوگی

سوچتا ہوں کہ وہ کہاں ہوگا
کس کے آنگن میں چاندنی ہوگی

ساتھ چلتے جا رہے ہیں پاس آ سکتے نہیں
اِک ندی کے دو کناروں کو مِلا سکتے نہیں

دینے والے نے دیا سب کچھ عجب انداز سے
سامنے دُنیا پڑی ہے اور اٹھا سکتے نہیں

اس کی بھی مجبُوریاں ہیں میری بھی مجبوریاں
روز ملتے ہیں مگر گھر میں بتا سکتے نہیں

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کس نے کس کا نام اینٹوں پر لکھا ہے خون سے
اشتہاروں سے یہ دیواریں چھپا سکتے نہیں

راز جب سینے سے باہر ہو گیا اپنا کہاں
ریت پر بکھرے ہوئے آنسو اٹھا سکتے نہیں

آدمی کیا ہے گذرتے وقت کی تصویر ہے
جانے والے کو صدا دے کر بلا سکتے نہیں

شہر میں رہتے ہوئے ہم کو زمانہ ہو گیا
کون رہتا ہے کہاں کچھ بھی بتا سکتے نہیں

اُس کی یادوں سے مہکنے لگتا ہے سارا بدن
پیار کی خوشبو کو سینے میں چھپا سکتے نہیں

پتھروں کے برتنوں میں آنسوؤں کو کیا رکھیں
پھول کو لفظوں کے گملوں میں کھلا سکتے نہیں

شعر میرے کہاں تھے کسی کے لئے
میں نے سب کچھ لکھا ہے تمہارے لئے

اپنے دکھ سکھ بہت خوبصورت رہے
ہم جیئے بھی تو اِک دوسرے کے لئے

ہمسفر نے میرا ساتھ چھوڑا نہیں
اپنے آنسو دیئے راستے کے لئے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اس حویلی میں اب کوئی رہتا نہیں
چاند نکلا کسے دیکھنے کے لئے

زندگی اور میں دو الگ تو نہیں
میں نے سب پھول کانٹے اسی سے لئے

شہر میں اب مرا کوئی دشمن نہیں
سب کو اپنا لیا میں نے تیرے لئے

ذہن میں تتلیاں اڑ رہی ہیں بہت
کوئی دھاگہ نہیں باندھنے کے لئے

ایک تصویر غزلوں میں ایسی بنی
اگلے پچھلے زمانوں کے چہرے لئے

سیاہیوں کے بنے حرف حرف دھوتے ہیں
یہ لوگ رات میں کاغذ کہاں بھگوتے ہیں

کسی کی راہ میں دہلیز پر دیئے نہ رکھو
کواڑ سوکھی ہوئی لکڑیوں کے ہوتے ہیں

چراغ پانی میں موجوں سے پوچھتے ہوں گے
وہ کون لوگ ہیں جو کشتیاں ڈبوتے ہیں

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

انہیں میں کھیلنے آتی ہیں بے ریا روحیں
وہ گھر جو لال، ہری دفتیوں کے ہوتے ہیں

قدیم قصبوں میں کیسا سکون ہوتا ہے
تھکے تھکائے ہمارے بزرگ سوتے ہیں

چمکتی ہے کہیں صدیوں میں آنسوؤں سے زمیں
غزل کے شعر کہاں روز روز ہوتے ہیں

میرے دل کی راکھ کرید مت اسے مسکرا کے ہوا نہ دے
یہ چراغ پھر بھی چراغ ہے کہیں تیرا ہاتھ جلا نہ دے

نئے دور کے نئے خواب ہیں نئے موسموں کے گلاب ہیں
یہ محبتوں کے چراغ ہیں انہیں نفرتوں کی ہوا نہ دے

ذرا دیکھ چاند کی پتیوں نے بکھر بکھر کے تمام شب
ترا نام لکھا ہے ریت پر کوئی لہر آ کے مٹا نہ دے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

میں اُداسیاں نہ سجا سکوں کبھی جسم و جاں کے مزار پر
نہ دیئے جلیں مری آنکھ میں مجھے اتنی سخت سزا نہ دے

مرے ساتھ چلنے کے شوق میں بڑی دھوپ سر پہ اٹھائیگا
ترا ناک نقشہ ہے موم کا کہیں غم کی آگ گھلا نہ دے

میں غزل کی شبنمی آنکھ سے یہ دکھوں کے پھول چُنا کروں
مری سلطنت مرا فن رہے مجھے تاج و تخت خدا نہ دے

مُسکراتی ہوئی دھنک ہے وہی
اس بدن میں چمک دمک ہے وہی

پھول مُرجھا گئے اُجالوں کے
سانولی شام میں نمک ہے وہی

اب بھی چہرہ چراغ لگتا ہے
بجھ گیا ہے مگر چمک ہے وہی

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

وہ سراپا دیئے کی لو جیسا
میں ہوا ہوں ادھر لپک ہے وہی

کوئی شیشہ ضرور ٹوٹا ہے
گنگنائی ہوئی کھنک ہے وہی

پیار کس کا ہلا ہے مٹی میں
اس چنبیلی تلے مہک ہے وہی

○

کبھی یوں ملیں کوئی مصلحت کوئی خوف دل میں ذرا نہ ہو
مجھے اپنی کوئی خبر نہ ہو، تجھے اپنا کوئی پتہ نہ ہو

کبھی دھوپ دے کبھی بدلیاں دل و جاں سے دونوں قبول ہیں
مگر اس محل میں نہ قید کر جہاں زندگی کی ہوا نہ ہو

وہ ہزار باغوں کا باغ ہو تری برکتوں کی بہار سے
جہاں کوئی شاخ ہری نہ ہو جہاں کوئی پھول کھلا نہ ہو

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ترے اختیار میں کیا نہیں مجھے اس طرح سے نواز دے
یوں دعائیں میری قبول ہوں مرے لب پہ کوئی دُعا نہ ہو

کبھی ہم بھی اس کے قریب تھے دل وجاں سے بڑھ کے عزیز تھے
مگر آج ایسے ملا ہے وہ کبھی پہلے جیسے ملا نہ ہو

آسماں

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

○

سر سے پا تک وہ گلابوں کا شجر لگتا ہے
باوضو ہو کے بھی چھوتے ہوئے ڈر لگتا ہے

میں ترے ساتھ ستاروں سے گذر سکتا ہوں
کتنا آساں محبت کا سفر لگتا ہے

مجھ میں رہتا ہے کوئی دشمن جانی میرا
خود سے تنہائی میں ملتے ہوئے ڈر لگتا ہے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بت بھی رکھے ہیں، نمازیں بھی ادا ہوتی ہیں
دل مرا دل نہیں، اللہ کا گھر لگتا ہے

زندگی تو نے مجھے قبر سے کم دی ہے زمیں
پاؤں پھیلاؤں تو دیوار میں سر لگتا ہے

محبتوں میں دکھاوے کی دوستی نہ ملا
اگر گلے نہیں ملتا تو ہاتھ بھی نہ ملا

گھروں پہ نام تھے ناموں کے ساتھ عہدے تھے
بہت تلاش کیا کوئی آدمی نہ ملا

تمام رشتوں کو میں گھر پہ چھوڑ آیا تھا
پھر اس کے بعد مجھے کوئی اجنبی نہ ملا

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

خدا کی اتنی بڑی کائنات میں میں نے
بس ایک شخص کو مانگا مجھے وہی نہ ملا

بہت عجیب ہے یہ قربتوں کی دوری بھی
وہ میرے ساتھ رہا اور مجھے کبھی نہ ملا

لوگ ٹوٹ جاتے ہیں ایک گھر بنانے میں
تم ترس نہیں کھاتے بستیاں جلانے میں

اور جام ٹوٹیں گے اس شراب خانے میں
موسموں کے آنے میں موسموں کے جانے میں

ہر دھڑکتے پتھر کو لوگ دل سمجھتے ہیں
عمریں بیت جاتی ہیں دل کو دل بنانے میں

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

فاختہ کی مجبوری یہ بھی کہہ نہیں سکتی
کون سانپ رکھتا ہے اس کے آشیانے میں

دوسری کوئی لڑکی زندگی میں آئے گی
کتنی دیر لگتی ہے اس کو بھول جانے میں

وہ انتظار کی چوکھٹ پہ سو گیا ہوگا
کسی سے وقت تو پوچھیں کہ کیا بجا ہوگا

میں ہنس رہا ہوں لطیفوں کی شعری محفل میں
وہ میری آنکھوں سے اس وقت رو رہا ہوگا

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

یہ پتھروں کی طرح کیوں اُداس رہتا ہے
مجھے یقین ہے دل اس کا آئینہ ہو گا

میں اس خیال سے اُس کے قریب آیا تھا
کہ دوسروں کی طرح وہ بھی بے وفا ہو گا

اگر یقیں نہیں آتا تو آزمائے مجھے
وہ آئینہ ہے تو پھر آئینہ دکھائے مجھے

عجب چراغ ہوں دن رات جلتا رہتا ہوں
میں تھک گیا ہوں ہوا سے کہو بجھائے مجھے

میں جس کی آنکھ کا آنسو تھا اس نے قدر نہ کی
بکھر گیا ہوں تو اب ریت سے اُٹھائے مجھے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بہت دنوں سے میں ان پتھروں میں پتھر ہوں
کوئی تو آئے ذرا دیر کو رُلائے مجھے

میں چاہتا ہوں کہ تم ہی مجھے اجازت دو
تمہاری طرح سے کوئی گلے لگائے مجھے

○

اپنی کھوئی ہوئی جنتیں پا گئے زیست کے راستے بھولتے بھولتے
موت کی وادیوں میں کہیں کھو گئے تیری آواز کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے

مست و سرشار تھے کوئی ٹھوکر لگی آسماں سے زمیں پر یوں ہم آ گئے
شاخ سے پھول جیسے کوئی گر پڑے رقص آواز پر جھومتے جھومتے

کوئی پتھر نہیں ہوں کہ جس شکل میں مجھ کو چاہو بنا یا بگاڑا کرو
بھول جانے کی کوشش تو کی تھی مگر یاد تم آ گئے بھولتے بھولتے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

آنکھیں آنسو بھری، پلکیں بوجھل گھنی جیسے جھیلیں بھی ہوں نرم سائے بھی ہوں
وہ تو کہیئے انہیں کچھ ہنسی آ گئی، بچ گئے آج ہم ڈوبتے ڈوبتے

اب وہ گیسو نہیں ہیں جو سایہ کریں اب وہ شانے نہیں جو سہارا بنیں
موت کے بازوؤ تم ہی آگے بڑھو تھک گئے آج ہم گھومتے گھومتے

دل میں جو تیر ہیں اپنے ہی تیر ہیں، اپنی زنجیر سے پا بہ زنجیر ہیں
سنگریزوں کو ہم نے خدا کر دیا آخرش، رات دن پوجتے پوجتے

سر جھکاؤ گے تو پتھر دیوتا ہو جائے گا
اتنا مت چاہو اسے وہ بیوفا ہو جائے گا

ہم بھی دریا ہیں ہمیں اپنا ہنر معلوم ہے
جس طرف بھی چل پڑیں گے راستہ ہو جائے گا

کتنی سچائی سے مجھ سے زندگی نے کہہ دیا
تو نہیں میرا تو کوئی دوسرا ہو جائے گا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

میں خدا کا نام لے کر پی رہا ہوں دوستو
زہر بھی اس میں اگر ہو گا، دوا ہو جائے گا

سب اُسی کے ہیں ہوا، خوشبو، زمین و آسماں
میں جہاں بھی جاؤں گا اس کو پتہ ہو جائے گا

غزلوں کا ہُنر اپنی آنکھوں کو سکھائیں گے
رُوئیں گے بہت لیکن آنسو نہیں آئیں گے

کہہ دینا سمندر سے ہم اوس کے موتی ہیں
دریا کی طرح تجھ سے ملنے نہیں آئیں گے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

وہ دھوپ کے چھپّر ہوں یا چھاؤں کی دیواریں
اب جو بھی اٹھائیں گے مل جل کے اٹھائیں گے

جب ساتھ نہ دے کوئی آواز ہمیں دینا
ہم پھول سہی لیکن پتھر بھی اٹھائیں گے

ادب کی حد میں ہوں میں بے ادب نہیں ہوتا
تمہارا تذکرہ اب روز و شب نہیں ہوتا

کبھی کبھی تو چھلک پڑتی ہیں یونہی آنکھیں
اداس ہونے کا کوئی سبب نہیں ہوتا

کئی امیروں کی محرومیاں نہ پوچھ کہ بس
غریب ہونے کا احساس اب نہیں ہوتا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

میں والدین کو یہ بات کیسے سمجھاؤں
محبتوں میں حسب نسب نہیں ہوتا

وہاں کے لوگ بڑے دلفریب ہوتے ہیں
مرا بہکنا بھی کوئی عجیب نہیں ہوتا

میں اس زمین کا دیدار کرنا چاہتا ہوں
جہاں کبھی بھی خدا کا غضب نہیں ہوتا

○

اڑتے بادل، بزرگوں کی شفقت بنے دھوپ میں لڑکیاں مسکراتی رہیں
جب سے جانا کہ اب کوئی منزل نہیں، منزلیں راہ میں آتی جاتی رہیں

رات، پریاں، فرشتے، ہمارے بدن، مانگ کر برف میں جل رہے تھے مگر
کچھ نہیں، کتابوں کے بجھتے دیئے، کاغذی مقبروں میں جلاتی رہیں

سارے دن کی تپی ساحلی ریت پر دو تڑپتی ہوئی مچھلیاں سو گئیں
اپنے ملنے کی وہ آخری شام تھی لہریں آتی رہیں لہریں جاتی رہیں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ننگے پاؤں فرشتوں کا اک طائفہ آسماں سے زمیں پر اُترنے لگا
سر برہنہ فلک زادیاں عرش سے آنسوؤں کے ستارے گراتی رہیں

اک دریچے میں دو آنسوؤں کا سفر رات کے راستوں کی طرح کھوگیا
نرم مٹی پہ گرتی ہوئی پتیاں سونے والوں کو چادر اڑھاتی رہیں

○

سر درد، جیسے نیند کے سینے پہ سوگیا
ان پھُول جیسے ہاتھوں نے ماتھا جونہی چھوا

اِک لڑکی، ایک لڑکے کے کاندھے پہ سوئی تھی
میں اُجلی، دھندلی یادوں کے کہرے میں کھوگیا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

سنّاٹے آئے درجوں میں جھانکا چلے گئے
گرمی کی چھٹیاں تھیں وہاں کوئی بھی نہ تھا

ٹہنی گلاب کی مرے سینے سے لگ گئی
جھٹکے کے ساتھ کار کا رُکنا غضب ہوا

نہ جی بھر کے دیکھا نہ کچھ بات کی
بڑی آرزو تھی ملاقات کی

اُجالوں کی پریاں نہانے لگیں
ندی گنگنائی، خیالات کی

میں چُپ تھا تو چلتی ہوا رُک گئی
زباں سب سمجھتے ہیں جذبات کی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

مقدّر مری چشمِ پُر آب کا
برستی ہوئی رات برسات کی

کئی سال سے کچھ خبر ہی نہیں
کہاں دن گزارا کہاں رات کی

○

کوئی ہاتھ نہیں خالی ہے
بابا، یہ نگری کیسی ہے

کوئی کسی کا درد نہ جانے
سب کو اپنی اپنی پڑی ہے

اُس کا بھی کچھ حق ہے آخر
اس نے مجھ سے نفرت کی ہے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پھول دوا جیسے مہکے ہیں
کس بیمار کی صبح ہوئی ہے

جیسے صدیاں بیت چکی ہوں
پھر بھی آدھی رات ابھی ہے

کیسے کٹے گی تنہا تنہا
اتنی ساری عمر پڑی ہے

ہم دونوں کی خوب نبھے گی
میں بھی دکھی ہوں وہ بھی دکھی ہے

اب غم سے کیا ناطہ توڑیں
ظالم بچپن کا ساتھی ہے

دل کی خاموشی پہ نہ جاؤ
راکھ کے نیچے آگ دبی ہے

اب ہوئی داستاں رقم بابا
انگلیاں ہو گئیں قلم بابا

کاغذی جوئے شیر لائے ہیں
اپنا تیشہ یہی قلم بابا

چاند اکثر اُداس رہتا ہے
اس کو آخر ہے کس کا غم بابا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

آہٹیں چلمنوں سے پوچھتی ہیں
قید کب تک رہیں گے ہم بابا

عشق نے یہ بھی رتبہ ہم کو دیا
لوگ کہتے ہیں محترم بابا

اب تو تنہائیاں بھی پوچھتی ہیں
ہے ترا بھی کوئی صنم بابا

لہروں میں ڈوبتے رہے دریا نہیں ملا
اس سے بچھڑ کے پھر کوئی ویسا نہیں ملا

وہ بھی بہت اکیلا ہے شاید میری طرح
اس کو بھی کوئی چاہنے والا نہیں ملا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ساحل پہ کتنے لوگ مرے ساتھ ساتھ تھے
طوفاں کی زد میں آیا تو تنکا نہیں ملا

دو چار دن تو کتنے سکون سے گذر گئے
سب خیریت رہی کوئی اپنا نہیں ملا

○

پھول برسے کہیں شبنم کہیں گوہر برسے
اور اس دل کی طرف برسے تو پتھر برسے

بارشیں چھت پہ کھلی جگہوں پہ ہوتی ہیں مگر
غم وہ ساون ہے جو ان کمروں کے اندر برسے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کون کہتا ہے کہ رنگوں کے فرشتے اُتریں
کچھ بھی برسے مگر اس بار تو گھر گھر برسے

ہم سے مجبُور کا غصہ بھی عجب بادل ہے
اپنے ہی دل سے اُٹھے اپنے ہی دل پر برسے

○

اگر تلاش کروں کوئی مل ہی جائے گا
مگر کون تمہاری طرح مجھ کو چاہے گا

تمہیں ضرور کوئی چاہتوں سے دیکھے گا
مگر وہ آنکھیں ہماری کہاں سے لائے گا

نہ جانے کب تیرے دل پر نئی سی دستک ہو
مکاں خالی ہوا ہے تو کوئی آئے گا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

میں اپنی راہ میں دیوار بن کے بیٹھا ہوں
اگر وہ آیا تو کس راستے سے آئے گا

تمہارے ساتھ یہ موسم فرشتوں جیسا ہے
تمہارے بعد یہ موسم بہت ستائے گا

کہیں چاند راہوں میں کھو گیا کہیں چاندنی بھی بھٹک گئی
میں چراغ وہ بھی بُجھا ہوا میری رات کیسے چمک گئی

مری داستان کا عرُوج تھا تری نرم پلکوں کی چھاؤں میں
مرے ساتھ تھا تجھے جاگنا تری آنکھ کیسے جھپک گئی

بھلا ہم ملے بھی تو کیا ملے وہی دوریاں وہی فاصلے
نہ کبھی ہمارے قدم بڑھے نہ کبھی تمہاری جھجھک گئی

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ترے ہاتھ سے مرے ہونٹ تک وہی انتظار کی پیاس ہے
مرے نام کی جو شراب تھی کہیں راستے میں چھلک گئی

تجھے بھول جانے کی کوششیں کبھی کامیاب نہ ہو سکیں
تری یاد شاخِ گلاب ہے جو ہوا چلی تو لچک گئی

○

اب تیرے میرے بیچ ذرا فاصلہ بھی ہو
ہم لوگ جب ملیں تو کوئی دُوسرا بھی ہو

تو جانتا نہیں مری چاہت عجیب ہے
مجھ کو منا رہا ہے کبھی خود خفا بھی ہو

تو بے وفا نہیں ہے مگر بے وفائی کر
اس کی نظر میں رہنے کا کچھ سلسلہ بھی ہو

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پت جھڑ کے ٹوٹتے ہوئے پتّوں کے ساتھ ساتھ
موسم کبھی تو بدلے گا یہ آسرا بھی ہو

چُپ چاپ اس کو بیٹھ کے دیکھوں تمام رات
جاگا ہوا بھی ہو کوئی سویا ہُوا بھی ہو

اس کے لئے تو میں نے یہاں تک دُعائیں کیں
میری طرح سے کوئی اسے چاہتا بھی ہو

امیج

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہماری شہرتوں کی موت بے نام ونشان ہوگئی
نہ کوئی تذکرہ ہوگا نہ کوئی داستان ہوگی

اگر میں لوٹنا چاہوں تو کیا میں لوٹ سکتا ہوں
وہ دُنیا ساتھ جو میرے چلی تھی اب کہاں ہوگی

پرندے اپنی منقاروں میں سب تارے چھپا لیں گے
جوانی چار دن کی چاندنی ہے پھر کہاں ہوگی

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

درختوں کی یہ چھالیں بھی اُتر جائیں گی پتّے کیا
یہ دُنیا دھیرے دھیرے ایک دن پھر سے جواں ہوگی

ہوائیں روئیں گی سر پھوڑ لیں گی اِن پہاڑوں سے
کبھی جب بادلوں میں چاند کی ڈولی رواں ہوگی

کسے معلوم تھا ہم لوگ اِک بستر پہ سوئیں گے
حفاظت کے لئے تلوار اپنے درمیاں ہوگی

پسینہ بند کمرے کی اُمس کا جذب ہے اُس میں
ہمارے تولیے میں دُھوپ کی خوشبُو کہاں ہوگی

کسی گمنام پتھر پر بہت سے نام لکھ دو گے
تو قربانی ہماری اِس طرح سے جاوداں ہوگی

زمینیں تو میری اجداد نے ساری گنوا دی ہیں
مگر یہ ایک مٹھی خاک خود اپنا نشاں ہوگی

یہ چاندنی بھی جن کو چھُوتے ہُوئے ڈرتی ہے
دُنیا انہی پھُولوں کو پیروں سے مسلتی ہے

شہرت کی بلندی بھی پل بھر کا تماشہ ہے
جس ڈال پہ بیٹھے ہو وہ ٹوٹ بھی سکتی ہے

لوبان میں چنگاری جیسے کوئی رکھ جائے
یُوں یاد تری شب بھر سینے میں سلگتی ہے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

آ جاتا ہے خود کھینچ کر دل سینے سے پٹڑی پر
جب رات کی سرحد سے اک ریل گزرتی ہے

آنسو کبھی پلکوں پر تا دیر نہیں رُکتے
اُڑ جاتے ہیں یہ پنچھی جب شاخ لچکتی ہے

خوش رنگ پرندوں کے لوٹ آنے کے دن آئے
بچھڑے ہوئے ملتے ہیں جب برف پگھلتی ہے

وقت رخصت کہیں تارے، کہیں جگنو آئے
ہار پہنانے مجھے پھول سے بازو آئے

بس گئی ہے مرے احساس میں یہ کیسی مہک
کوئی خوشبو میں لگاؤں تری خوشبو آئے

میں نے دن رات خدا سے یہ دعا مانگی تھی
کوئی آہٹ نہ ہو در پہ مرے اور تو آئے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اُس کی باتیں کہ گُل و لالہ پہ شبنم برسے
سب کو اپنانے کا اس شوخ کو جادو آئے

ان دنوں آپ کا عالم بھی عجب عالم ہے
شوخ کھایا ہوا جیسے کوئی آہو آئے

اُس نے چھُو کر مجھے پتھر سے پھر انسان کیا
مُدتوں بعد مری آنکھوں میں آنسو آئے

پھُول سا کچھ کلام اور سہی
اک غزل اس کے نام اور سہی

اس کی زلفیں بہت گھنیری ہیں
ایک شب کا قیام اور سہی

زندگی کے اُداس قصے ہیں
ایک لڑکی کا نام اور سہی

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کرسیوں کو سُنائیے غزلیں
قتل کی ایک شام اور سہی

کپکپاتی ہے رات سینے میں
زہر کا ایک جام اور سہی

○

جو ادھر سے جا رہا ہے وہی مجھ پہ مہرباں ہے
کبھی آگ پاسباں ہے کبھی دھوپ سائباں ہے

بڑی آرزو تھی مجھ سے کوئی خاک رو کے کہتی
اتر آ مری زمیں پر تو ہی میرا آسماں ہے

میں اسی گماں میں برسوں بڑا مطمئن رہا ہوں
ترا جسم بے تغیر، مرا پیار جاوداں ہے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کبھی سُرخ مومی شمعیں وہاں پھر سے جل سکیں گی
وہ لکھوری اینٹوں کا جو بڑا سا اِک مکاں ہے

سبھی برف کے مکانوں پہ کفن بچھے ہیں لیکن
یہ دھواں بتا رہا ہے ابھی آگ بھی یہاں ہے

کوئی آگ جیسے کہر میں دبی دبی سے چمکے
تری جھلملاتی آنکھوں میں عجیب سا سماں ہے

انہیں راستوں نے جن پر کبھی تم تھے ساتھ میرے
مجھے روک روک پوچھا ترا ہم سفر کہاں ہے

ہوا میں ڈھونڈ رہی ہے کوئی صدا مجھ کو
پکارتا ہے پہاڑوں کا سلسلہ مجھ کو

میں آسماں و زمیں کی حدیں ملا دیتا
کوئی ستارہ اگر جھک کے چومتا مجھ کو

چپک گئے مرے تلووں سے پھول شیشے کے
زمانہ کھینچ رہا تھا برہنہ پا مجھ کو

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

وہ شہسوار بڑا رحم دل تھا میرے لیے
بڑھا کے نیزہ زمیں سے اُٹھا لیا مجھ کو

مکان، کھیت، سبھی آگ کی لپیٹ میں تھے
سنہری گھاس میں اس نے چھپا دیا مجھ کو

تو ایک ہاتھ میں لے آگ ایک میں پانی
تمام رات ہوا میں جلا بجھا دیا مجھ کو

بس ایک رات میں سرسبز یہ زمین ہوئی
مرے خدا نے کہاں تک بچھا دیا مجھ کو

جب تک نگارِ رشت کا سینہ دُکھا نہ تھا
صحرا میں کوئی لالۂ صحرا کھلا نہ تھا

دو جھیلیں اُس کی آنکھوں میں لہرا کے سو گئیں
اس وقت میری عمر کا دریا چڑھا نہ تھا

جاگی نہ تھیں نسوں میں تمنّا کی ناگنیں
اِس گندمی شراب کو جب تک چکھا نہ تھا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اک بے وفا کے سامنے آنسو بہاتے ہم ؟
اتنا ہماری آنکھ کا پانی مرا نہ تھا

دو کالے ہونٹ۔ جام سمجھ کے چڑھا گئے
وہ آب جس سے میں نے وضو تک کیا نہ تھا

وہ کالی آنکھیں شہر میں مشہور تھیں بہت
تب اُن پہ موٹے شیشوں کا چشمہ چڑھا نہ تھا

میں صاحبِ غزل تھا حسینوں کی بزم میں
سر پہ گھنیرے بال تھے ماتھا کھُلا نہ تھا

اب ہے ٹوٹا سا دل خود سے بیزار سا
اس حویلی میں لگتا تھا دربار سا

اس طرح ساتھ بننا ہے دُشوار سا
میں بھی تلوار سا تو بھی تلوار سا

خوب صورت سی پاؤں میں زنجیر ہو
گھر میں بیٹھا رہوں میں گرفتار سا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

گڑیا گڈے کو بیچا خریدا گیا
گھر سجایا گیا رات بازار سا

شام تک کتنے ہاتھوں سے گزروں گا میں
چائے خانوں میں اُردو کے اخبار سا

میں فرشتوں کی محبت کے لائق نہیں
ہمسفر کوئی ہوتا گنہ گار سا

بات کیا ہے کہ مشہور لوگوں کے گھر
موت کا سوگ ہوتا ہے تیوہار سا

زینہ زینہ اُترتا ہوا آئینہ
اُس کا لہجہ انوکھا کھنکھدار سا

وہ علی گڑھ کی شامیں کہاں کھو گئیں
اب وہ شاعر کہاں ہے طرح دار سا

آہٹ

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

سُن لی جو خُدا نے وہ دُعا تم تو نہیں ہو
دروازے پہ دستک کی صدا تم تو نہیں ہو

سمٹی ہوئی شرمائی ہوئی رات کی رانی
سوئی ہوئی کلیوں کی حیا تم تو نہیں ہو

محسوس کیا تم کو تو گیلی ہوئیں پلکیں
بھیگے ہوئے موسم کی ادا تم تو نہیں ہو

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ان اجنبی راہوں میں نہیں کوئی بھی میرا
کِس نے مجھے یوں اپنا کہا، تم تو نہیں ہو

○

ہر جنم میں اُسی کی چاہت تھے
ہم کسی اور کی امانت تھے

اس کی آنکھوں میں جھلملاتی ہوئی
ہم غزل کی کوئی علامت تھے

تیری چادر میں تن سمیٹ لیا
ہم کہاں کے دراز قامت تھے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

جیسے جنگل میں آگ لگ جائے
ہم کبھی اتنے خوبصورت تھے

پاس رہ کر بھی دُور دُور رہے
ہم نئے دور کی محبّت تھے

اس خوشی میں مجھے خیال آیا
غم کے دن کتنے خوبصورت تھے

دن میں ان جگنوؤں سے کیا لینا
یہ دیئے رات کی ضرورت تھے

ٹوٹے ہوئے ستار کے سب تار کس گئے
بارش ہوئی کہ درد کے نغمے برس گئے

کیسی سیاہ رات تھی دہلیز پر کھڑی
وہ مسکرا دیئے تو اُجالے برس گئے

شادابیوں کے دور کا انجام یہ ہوا
اب کے تو بوند بوند کو دریا ترس گئے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اَب خاک اُڑ رہی ہے گلابوں کے شہر میں
وہ لُو چلی ہے اب کے کہ پتھر جھلس گئے

گھر سے خلوص کیا گیا سب کچھ چلا گیا
باتوں میں رس نہیں رہا ہاتھوں کے حس گئے

کچھ رشکِ مہر و ماہ یہاں آئے تھے کبھی
کوئی تو کچھ بتائے کہاں جا کے بس گئے

○

میں تو ایک کاغذی پھول تھا، سرِ شام خوشبو سے بھر گیا
میں کہاں ہوں مجھ کو خبر نہیں، مجھے کون چھو کے گزر گیا

وہ اُداس لڑکی، بہار لائی پہاڑیوں سے زمین پر
مرے دل میں درد کا چاند بھی یونہی زینہ زینہ اُتر گیا

یہ گلاب بھی مرا عکس ہے، یہ ستارہ بھی مرا نقش ہے
میں کبھی زمیں میں دفن ہوں، کبھی آسماں سے گزر گیا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

میں اُداس چاند کا باغ ہوں، میں گئے دنوں کا سُراغ ہوں
مری شاخ شاخ جُھلس گئی، مرا پھول پھول بکھر گیا

وہ سفید پھولوں سی اِک دُعا مرے ساتھ ساتھ رہی سدا
یہ اسی کا فیض ہے بارہا میں بکھر بکھر کے سنور گیا

مرے آنسوؤں کی کتاب بھی، تیری خوشبوؤں سے مہک گئی
مرا شعر ہے ترا آئینہ جہاں شام آئی سنور گیا

○

بڑی آگ ہے، بڑی آنچ ہے ترے میکدے کے گلاب میں
کئی بالیاں، کئی چوڑیاں یہاں گھل رہی ہیں شراب میں

وہ سراپا حسن و جمال ہے، وہ ترے سخن کا کمال ہے
کوئی ایک شعر نہ کہہ سکا کبھی اس غزل کے جواب میں

وہی لکھنے پڑھنے کا شوق تھا، وہی لکھنے پڑھنے کا شوق ہے
ترا نام لکھنا کتاب پر، ترا نام پڑھنا کتاب میں

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

مرے زرد پتّوں کی چادریں بھی ہوائیں چھین کے لے گئیں
میں عجب گلاب کا پھول ہوں، جو برہنہ سر ہے شباب میں

یہ دُعا ہے ایسی غزل کہوں کبھی پیش جس سے میں کر سکوں
کوئی حرف تیرے حضور میں کوئی شعر تیری جناب میں

تو مجھ سے تیز چلے گا تو راستہ دوں گا
دُعا کے پھول تری راہ میں بچھا دوں گا

ابھی تو زندگی حائل ہے تجھ سے ملنے میں
میں آج رات یہ دیوار بھی گرا دوں گا

اگر کسی نے مجھے ایک رات روک لیا
تو اس کا نام پتہ بھی تجھے بتا دوں گا

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اب اس کے بعد کوئی بے وفا نہ پاؤ گے
میں اپنے آپ کو اتنی بڑی سزا دوں گا

بہت عجیب سی لڑکی ہے اس کی خاطر میں
پڑھے بغیر حسینوں کے خط جلا دوں گا

گاؤں مٹ جائیں گے، شہر جل جائے گا
زندگی تیرا چہرہ بدل جائے گا

ہم غریبوں کی اس بھیڑ میں تم کہاں
یہ کلف دار کرتا مسل جائے گا

آگ پر رقص کرنے میں یکتا ہے تُو
برف پر پاؤں تیرا پھسل جائے گا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

میں اسی فکر میں رات سویا نہیں
چاند تاروں کو سورج نگل جائے گا

اب اسی دن لکھوں گا دُکھوں کی غزل
جب مرا ہاتھ آہن میں ڈھل جائے گا

کچھ لکھ مرثیہ ، مثنوی یا غزل
کوئی کاغذ ہو پانی میں گل جائے گا

میں اگر مسکرا کے انہیں دیکھ لوں
قاتلوں کا ارادہ بدل جائے گا

فرصت کہاں خطوط پڑھوں آج پیار سے
اب خیریت بتایا کرو یار تار سے

دلی کے تاج و تخت کا اک دعویدار تو
داخل تھا اسپتال میں پانی کی مار سے

نیتا کی شان دیکھ اسے ووٹ یوں ملے
مُردے نکل کے آگئے ہیں اپنے مزار سے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ریلی نکالنے کا ارادہ جہاں کیا
مجھ کو زکام ہو گیا ہلکی پھوار سے

میں ریل روکنے کے لیے تیرے ساتھ ہوں
فرصت اگر مجھے ملی سردی بخار سے

میں ڈر رہا ہوں مجھ کو بھی غالب کہیں گے لوگ
یہ گھر چلا کرے گا ہمیشہ اُدھار سے

○

اب مجھے مے نہیں، میکدہ چاہیے
کچھ نہیں اور اس کے سوا چاہیے

ایک دن تجھ سے ملنے ضرور آؤں گا
زندگی مجھ کو تیرا پتہ چاہیے

گھر کی دہلیز پر چاند سویا نہ ہو
صبح ہونے کو ہے لوٹنا چاہیے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اس زمانے نے لوگوں کو سمجھا دیا
تم کو آنکھیں نہیں، آئینہ چاہیے

یہ زمیں آسماں کچھ نئے تو لگیں
مُجھ کو ایسی نظر آئے خدا چاہیے

تم سے میری کوئی دشمنی چاہیے
سامنے سے ہٹو، راستہ چاہیے

○

فلک سے چاند، ستاروں سے جام لینا ہے
مجھے سحر سے نئی ایک شام لینا ہے

کِسے خبر کہ فرشتے غزل سمجھتے ہیں
خدا کے سامنے کافر کا نام لینا ہے

معاملہ ہے ترا بدترین دُشمن سے
مرے عزیز محبّت سے کام لینا ہے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

مہکتی زُلف سے خوشبو، چمکتی آنکھ سے دُھوپ
شبوں سے جام، سحر کا سلام لینا ہے

تمہاری چال کی آہستگی کے لہجے میں
سخن سے دل کو مَسلنے کا کام لینا ہے

نہیں میں مِیر کے در پر کبھی نہیں جاتا
مجھے خُدا سے غزل کا کلام لینا ہے

بڑے سلیقے سے نوٹوں میں اُس کو تلوا کر
امیرِ شہر سے اب انتقام لینا ہے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint